



ضمیمہ 7d: سوال و جواب – کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں

یہ صفحہ اُن ازدواجی بندھنوں کی سلسلہ وار تحریروں کا حصہ ہے جنہیں خدا قبول کرتا ہے، اور اس کی ترتیب یہ ہے:

1. ضمیمہ 7a: کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں: وہ ازدواجی بندھن جو خدا قبول کرتا ہے۔
2. ضمیمہ 7b: طلاق نامہ – حقائق اور غلط فہمیاں۔
3. ضمیمہ 7c: مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات۔
4. ضمیمہ 7d: سوال و جواب – کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں (موجودہ صفحہ)۔

یہاں ہم نے شادی، زنا اور طلاق کے بارے میں بائبل کی حقیقی تعلیم سے متعلق چند عام سوالات جمع کیے ہیں۔ ہمارا ہدف یہ ہے کہ صحیفے کی بنیاد پر اُن غلط تعبیرات کی وضاحت کی جائے جو وقت کے ساتھ پھیلتی رہیں اور اکثر خدا کے احکام کے صریح خلاف گئیں۔ تمام جوابات اُس بائبل نقطہ نظر پر مبنی ہیں جو عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کے مابین ہم آہنگی کو محفوظ رکھتا ہے۔

سوال: راحب کے بارے میں کیا؟ وہ تو فاحشہ تھی، پھر بھی اس نے شادی کی اور یسوع کی نسل میں شامل ہے!

”شہر کی ہر چیز کو انہوں نے تلوار کی دھار سے یکسر تباہ کر دیا — مردوں اور عورتوں، جوان اور بوڑھوں، نیز بیلوں، بھیڑوں اور گدھوں کو بھی“ (یشوع ۶:۲۱)۔ جب راحب بنی اسرائیل میں شامل ہوئی تو وہ بیوہ تھی۔ یہوشع ہرگز کسی یہودی کو کسی غیر قوم عورت سے — جو کنواری نہ ہو — نکاح کی اجازت نہ دیتا، جب تک وہ ایمان نہ لا چکی ہو اور بیوہ نہ ہوتی؛ تب ہی وہ شریعتِ خدا کے مطابق کسی دوسرے مرد کے ساتھ جڑنے کی آزاد ہوتی۔

سوال: کیا یسوع ہمارے گناہوں کو معاف کرنے نہیں آئے تھے؟

ہاں، جب جان توبہ کرتی ہے اور یسوع کی طرف رجوع کرتی ہے تو تقریباً تمام گناہ — بشمول زنا — معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن معافی کے بعد لازم ہے کہ آدمی اُس زناکارانہ تعلق کو چھوڑ دے جس میں وہ ہے۔ یہ اصول ہر گناہ پر لاگو ہوتا ہے: چور چوری چھوڑ دے، جھوٹا جھوٹ چھوڑ دے، کافر کفر زبان چھوڑ دے، وغیرہ۔ اسی طرح زناکار اپنے زناکارانہ تعلق میں رہ کر یہ توقع نہیں رکھ سکتا کہ زنا کا گناہ گویا باقی نہ رہا۔

جب تک عورت کا پہلا شوہر زندہ ہے اُس کی روح اسی سے جڑی ہے۔ جب شوہر مر جاتا ہے تو اُس کی روح خدا کی طرف لوٹتی ہے (واعظ ۱۲:۷) اور تب ہی عورت کی روح کسی دوسرے مرد کی روح سے جڑنے کے لیے آزاد ہوتی ہے، اگر وہ چاہے (رومیوں ۷:۳)۔ خدا پیشگی گناہوں کو معاف نہیں کرتا — صرف اُنہیں جو بالفعل سرزد ہو چکے ہوں۔ اگر کوئی شخص کلیسیا میں خدا سے معافی مانگے، معاف ہو جائے، اور اُسی رات ایسے شخص کے ساتھ ہم بستر ہو جو خدا کے نزدیک اُس کا زوج نہ ہو، تو اُس نے پھر سے زنا کیا۔

سوال: کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ جس نے ایمان لایا اُس کے لیے ”دیکھو، سب چیزیں نئی ہو گئیں“؟ کیا اس کا مطلب ہے کہ میں صفر سے شروع کر سکتا/سکتی ہوں؟

نہیں۔ جن مقامات پر تبدیل شدہ شخص کی نئی زندگی کا ذکر ہے وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ گناہوں کی معافی کے بعد خدا اُن سے کیسی زندگی کی توقع رکھتا ہے؛ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اُن کی سابقہ غلطیوں کے نتائج مٹا دیے گئے ہیں۔

ہاں، رسول پولس نے دوم کرنتھیوں ۵:۱۷ میں لکھا: ”پس اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نئی مخلوق ہے؛ پرانی چیزیں جاتی رہیں؛ دیکھو، سب چیزیں نئی ہو گئیں“، اور یہ بات انہوں نے دو آیات پہلے (آیت ۱۵) کی بات کا خلاصہ کرتے ہوئے کہی: ”اور وہ سب کے لیے مرا تاکہ جو زندہ ہیں وہ اب اپنی خاطر نہ جئیں بلکہ اُس کے واسطے جو اُن کے لیے مرا اور جی اُٹھا۔“ اس کا کوئی تعلق نہیں اس خیال سے کہ خدا عورت کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی محبت کی زندگی صفر سے شروع کرے — جیسا کہ بہت سے دنیا دار پیشوا سکھاتے ہیں۔

سوال: کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ خدا جہالت کے زمانوں کو نظر انداز کرتا ہے؟

”جہالت کے زمانے“ (اعمال ۱۷:۳۰) کی تعبیر پولس نے یونان سے گزرتے وقت اُن بُت پرست لوگوں کے لیے استعمال کی تھی جنہوں نے کبھی نہ خدائے اسرائیل کے بارے میں سنا تھا، نہ بائبل کے بارے میں، نہ یسوع کے بارے میں۔ اس متن کو پڑھنے والوں میں سے کوئی بھی اپنی تبدیلی سے پہلے ان چیزوں سے بے خبر نہ تھا۔

مزید یہ کہ یہ عبارت توبہ اور گناہوں کی معافی سے متعلق ہے۔ کلام کہیں اشارہ بھی نہیں دیتا کہ زنا کے گناہ کی معافی نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ صرف پہلے سے کیے ہوئے زنا کی معافی نہیں چاہتے؛ وہ زناکارانہ تعلق میں رہنا بھی چاہتے ہیں — اور خدا نہ مرد کے لیے اور نہ عورت کے لیے اس کو قبول کرتا ہے۔

سوال: مردوں کے بارے میں کچھ کیوں نہیں کہا جاتا؟ کیا مرد زنا نہیں کرتے؟

ہاں، مرد بھی زنا کرتے ہیں، اور بائبل زنا کرنے میں سزا دونوں کے لیے ایک تھی۔ تاہم خدا مرد و زن کے زنا کے وقوع کو مختلف طرح سمجھتا ہے۔ مرد کی کنواریگی اور ازدواجی اتحاد کے مابین کوئی ربط نہیں۔ یہ عورت ہے، مرد نہیں، جو طے کرتی ہے کہ کوئی تعلق زنا ہے یا نہیں۔

بائبل کے مطابق، مرد — خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ — ہر اُس وقت زنا کرتا ہے جب وہ ایسی عورت سے قربت کرے جو نہ کنواری ہو نہ بیوہ۔ مثال کے طور پر، اگر ایک ۲۵ سالہ کنواریا مرد ایک ۲۳ سالہ عورت سے ہم بستر ہو جو کنواری نہیں، تو وہ مرد زنا کرتا ہے، کیونکہ خدا کے نزدیک وہ عورت کسی اور مرد کی بیوی ہے (متی ۵:۳۲؛ رومیوں ۷:۳؛ لایویوں ۲۰:۱۰؛ استثنا ۲۲:۲۲-۲۴)۔

جنگ میں کنواریاں، بیوائیں اور غیر کنواریاں

حوالہ	ہدایت
گنتی ۱۷:۳۱-۱۸	تمام مردوں اور غیر کنواری عورتوں کو ہلاک کرو۔ کنواریوں کو زندہ رکھا جائے۔
قضائے ۱۱:۲۱	تمام مردوں اور غیر کنواری عورتوں کو ہلاک کرو۔ کنواریوں کو زندہ رکھا جائے۔
استثنا ۱۳:۲۰-۱۴	تمام بالغ مردوں کو ہلاک کرو۔ جو عورتیں بچیں وہ بیوائیں اور کنواریاں ہوں گی۔

سوال: تو طلاق یافتہ/جدا شدہ عورت جب تک اُس کا سابقہ شوہر زندہ ہے شادی نہیں کر سکتی، مگر مرد کو اپنی سابقہ بیوی کی وفات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا؟

نہیں، اسے انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ شریعتِ خدا کے مطابق، جو مرد بائبل بنیاد (دیکھیے متی ۵:۳۲) پر اپنی بیوی سے جدا ہو، وہ کسی کنواری یا بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ البتہ حقیقت یہ ہے کہ آج تقریباً ہر معاملے میں مرد اپنی بیوی سے جدا ہو کر کسی طلاق یافتہ/جدا شدہ عورت سے شادی کرتا ہے، اور یوں وہ زنا میں پڑتا ہے، کیونکہ خدا کے نزدیک اُس کی نئی بیوی کسی اور مرد کی بیوی ہے۔

سوال: چونکہ مرد کنواریوں یا بیواہوں سے نکاح کرے تو زنا نہیں ہوتا، کیا اس کا مطلب ہے کہ خدا آج تعددِ ازواج کو قبول کرتا ہے؟

نہیں۔ ہمارے دور میں انجیلِ یسوع اور باپ کی شریعت کے زیادہ سخت اطلاق کے سبب تعددِ ازواج کی اجازت نہیں۔ شریعت کا لفظی حکم — جو تخلیق سے دیا گیا (*τὸ γράμμα τοῦ νόμου* – *to grámma tou nómu*) — یہ قائم کرتا ہے کہ عورت کی روح صرف ایک مرد سے بندھی ہے، لیکن یہ نہیں کہ مرد کی روح صرف ایک عورت سے بندھی ہے۔ اسی لیے صحیفے میں زنا ہمیشہ عورت کے شوہر کے خلاف گناہ کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے کبھی یہ نہیں کہا کہ آباء و بادشاہ زانی تھے، کیونکہ اُن کی بیویاں نکاح کے وقت کنواریاں یا بیوائیں تھیں۔

تاہم مسیح کے آنے کے ساتھ ہمیں شریعت کی روح (*τὸ πνεῦμα τοῦ νόμου* – *to pneûma tou nómu*) کی پوری سمجھ ملی۔ یسوع — جو آسمان سے آنے والے واحد ناطق ہیں (یوحنا ۳:۱۳؛ یوحنا ۱۲:۴۸-۵۰؛ متی ۱۷:۵) — نے سکھایا کہ خدا کے تمام احکام محبت اور مخلوق کی بھلائی پر مبنی ہیں۔ شریعت کا حرف اُس کی صورت ہے؛ شریعت کی روح اُس کا جوہر۔

زنا کے معاملے میں، اگرچہ شریعت کے حرف میں یہ منع نہیں کہ مرد ایک سے زائد عورتوں کے ساتھ ہو — بشرطیکہ وہ کنواریاں یا بیوائیں ہوں — شریعت کی روح ایسی روش کی اجازت نہیں دیتی۔ کیوں؟ کیونکہ آج یہ طرزِ عمل سب کے لیے اذیت اور انتشار کا باعث بنتا ہے — اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھنا دوسرا بڑا حکم ہے (لاویوں ۱۹:۱۸؛ متی ۲۲:۳۹)۔ بائبل زمانوں میں یہ ثقافتی طور پر رائج اور متوقع تھا؛ ہمارے عہد میں ہر اعتبار سے ناقابلِ قبول ہے۔

سوال: اور اگر جدا شدہ میاں بیوی دوبارہ صلح کر کے شادی بحال کرنا چاہیں تو کیا یہ درست ہے؟

ہاں، میاں بیوی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ صلح کر سکتے ہیں:

1. شوہر بالفعل بیوی کا پہلا مرد ہو، ورنہ نکاح تو علیحدگی سے پہلے بھی معتبر نہ تھا۔
2. عورت نے علیحدگی کے عرصے میں کسی دوسرے مرد کے ساتھ قربت نہ کی ہو (استثنا ۱: ۲۴-۴؛ یرمیاہ ۱: ۳)۱

یہ جوابات اس امر کی تقویت کرتے ہیں کہ شادی اور زنا کے بارے میں بائبل تعلیم ابتدا سے انتہا تک یکساں اور ہم آہنگ ہے۔ جو کچھ خدا نے مقرر کیا ہے اُس کی وفاداری سے پیروی کر کے ہم عقیدتی بگاڑ سے بچتے اور اُس اتحاد کی حرمت کو برقرار رکھتے ہیں جو اُس نے قائم کیا۔